
OUDH PUNCH
LUCKNOW 192 WEEKLY
क़ीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २
قیمت پیشگی
سالانہ ۵
ششماہی ۳
سہ ماہی ۲

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صاحب سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی میں بھیجا جانا اسوجہ سے کہ اطلاعات کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور عرصہ سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے مذاق کے مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ماہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ بخیر و عافیت والسلام۔ بہر صورت ایک نمبر کا نمونہ طلب کرنا فضول ہے۔

(۵) طالبان سنت اگر اپنی جیب سے قیمت کا بار نہیں اٹھا سکتے تو انہیں لازم ہے کہ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرائیں۔ ورنہ ہم دوسری ترکیب سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ پرچے کے نام ضرور آتے ہیں ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں نے دو تین ماہ نیاز مند نمبر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی ... سب ہیں اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا امداد تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور نہ ہو سکی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے ... اصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) بزن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق ہر خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ میں صلح کل پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین ... کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو ... نئی آمد ... نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۴۶

مضامین

۵ دسمبر ۱۹۲۸ء

رباعیات

دُنیا ہے نہ بالکل ہی مٹا دو ہم کو
اے لیڈرو! [illegible]
چندہ سے بھی دیدے [illegible]
بندہ اب [illegible] ہم کو

جو لیڈر کو دن بھر [illegible]
خدمت [illegible] کے چھوڑی جائے
جتنی جتنی بڑھے [illegible]
اتنا ہی [illegible] کو بڑھاتی جائے

اک پردہ علم سے [illegible] نکلا
اک خلوت [illegible] کا نکلا
دنیا میں نہ آیا [illegible]
رکھا [illegible] میں [illegible] نکلا

[illegible] حضرت [illegible] کی شوخی طبع [illegible] ایک [illegible]
[illegible] دلہن کی [illegible] عورت اور [illegible]
[illegible] آپ [illegible] لوگوں [illegible]
[illegible] صورت سے [illegible] ہندوستانی [illegible]
[illegible] زبان بھی انگریزی اختیار [illegible]
شوق [illegible] انگریزی [illegible]
[illegible] ملاحظہ ہو

دُلہن

[illegible] ہے سسرال [illegible] گھونگھٹ
جھکتی ہیں [illegible]
یوں [illegible] کو جھکائے [illegible]
[illegible] شرم و حیا [illegible]
نیچی نظروں سے [illegible] گھونگھٹ [illegible]
تیری خلوت [illegible]
میں [illegible]
[illegible] تری [illegible]
[illegible] عشق [illegible]
[illegible] دیا [illegible] نے
بھول [illegible] کھینچا تو نے
کیا سمجھا [illegible] تو نے

چھوڑا [illegible] کا تختہ دیکر
بیاہ کا [illegible] کر
سر پہ دستار [illegible]
ہاتھ میں [illegible]
کس مصیبت میں [illegible]
[illegible]
باپ [illegible] شاد سے کر
[illegible] دست کر
[illegible]
[illegible]
[illegible] عادت
[illegible]

[illegible] مجھے معلوم ہے دنیا کیا ہے
[illegible]
[illegible] کا ہے
[illegible] ہے
[illegible] خطرہ ہے
[illegible] کیا ہے
[illegible] گرم کرے
[illegible] کرے
[illegible] گرم کرے
[illegible] کالی کالی
[illegible]
[illegible] کالی کالی
[illegible] بھول جائے
[illegible] عورت
[illegible] خلوت
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایسا جہاز
[illegible]
[illegible] آواز
[illegible] کا راز
[illegible] کریں
[illegible] کریں
[illegible] کریں
[illegible] کریں

اپنے [illegible] تجھے
[illegible] تجھے
[illegible] تجھے
[illegible] تجھے
[illegible] تجھے
[illegible] تجھے
[illegible] تجھے
[illegible] تجھے

ہم جو دنیا میں [illegible] ہو گئے
ہم [illegible] ہو گئے
عالم قدس سے [illegible] ہو گئے
اپنے [illegible] سے [illegible]

ناظم خواجہ حسن خاں [illegible] آبادی

قمرالزماں و حلیمہ

نمبر ۳

(لاحق بہ ماقبل)

گھر لٹی ہوئی ریگ سے مخلوق کی آواز بھی جگنی ہے اور حوال بھی بند ہو تاہے۔ حلیمہ نے بھی جلتا ہوا شعلہ مارا اور کہنے لگی۔ مسٹر صاحب عجب دیکھ بھال سے اطمینان کر لیجیے شاید قمرالزماں کی لونڈی کے بھیس میں حلیمہ بندی ہو۔ اے ہاں وہی شکل ہے دیکھا نہ بھالا اس نے کسی نام۔ کیا تعجب ہے حلیمہ اور قمرالزماں نے آپ کو دھوکا دینے کے لیے فریب کیا ہو۔

مسٹر صاحب دست بستہ کھڑا تھا کہ ہاتھ جوڑ کے پیر پڑ گئے لگا۔ بیگم مجھ کو تو ہم تمہاری طرف سے بدگمانی نہیں۔ معاذ اللہ تم بھیر کی ذات؟ مگر بشریت سے مجبور ہوں تم ہی انصاف کرو کہ اگر میرے ہم صورت شخص کو غیر عورت سے باتیں کرتے دیکھو تو تمہارا کیا حال ہو۔ سچ ہے بے جہانی اس ذات پاک کے شایان شان ہے جس کا شریک کوئی نہیں۔ اب کان پکڑتا ہوں۔ خطا معاف کرو۔

بیگم انگارے کی طرح لال ہو رہی تھیں میاں کے چھینٹوں سے ذرا کم ہوئیں پھر بھی اصرار کر رہی تھیں کہ صاحب آپ ابھی اپنے دوست کے ہاں جائیے اور خوب غور سے لونڈی کو دیکھ آئیے۔ ایک آدمی دو جگہ تقسیم نہیں ہو سکتا۔ میں یہیں کھڑی ہوں اگر وہ عورت قمرالزماں کے پاس ہو تو خیر آکر مجھے کہیں ہی تھی ورنہ کان ہم قمرالزماں کے ساتھ گئی تھی۔ اور شک آپ کو اتنا ہے تو کر دیکھا کا سراغ لگے گا کہ ہم جینڈا لیجیے۔

استاد عبید بیچارے کئی مرتبہ عجیب چکر کھا گئے معاملہ بہت نازک تھا قبیل ارشاد بیگم پر آمادہ ہو گئے بیگم شک سے وحشی اسی طرح گھر ہوں کہ آشنا کے گھر میں باہر ہے۔ اور آکر گھر کا جلدی دروازہ کھولا میاں آتے ہی اس کے ننگے دروازہ کھولا اتنے

نے پوچھا کہو کیا خبر ہے۔ لونڈی موجود ہے یا نہیں؟ کہا بے شک ہے۔ پھر ٹھنڈی سانس بھر کے ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء کی تلاوت کی اور جلے بائیں گال پر بوسہ آشنی وضع اس کے ذکان کی راہ لی۔ یہ صنعت میں مشغول ہوئے بی بی سنگار میں۔ دن گزرا رات آئی۔ میاں قہوہ پی کے سو گئے۔ بی بی رات بھر جاگنے کے لیے آشنا کے پاس صدھاریں۔ دو تین روز تک یہی کرشمہ رہا کہ آشنا عبید پچھدوت کے پاس ٹھہرے تو گھر والی سمیت اپنا گھر نظر آتا اور اپنے مسکن میں تشریف رکھتے تو

میاں عبید نے آواز دی بی آتی ہے کرے کی لفظ دادی عبید آ کے ابھی معذرت کرنے لگا کہ بھائی صاحب بے وقت آپ تشریف لے گئے تھے میں شکر گزار ہوں۔ بہت کچھ بارے میں ابھی جلد یا سے معذرت کا۔ خدا ہے آپ کو میری بے رخی سے رنج ہوا ہے۔ اب اطمینان سے حاضر ہوا ہوں۔ بی بی حلیمہ زرا چلیں استاد عبید کے ہاتھ آنکھوں سے لگائے دونوں بیٹھے عبید اطمینان حلیمہ کی صورت دیکھتا رہا۔ دو گھڑی ادھر ادھر کی گپ شپ کے بعد عبید اپنے محل میں آیا بی بی کو حسب دستور چھوڑ گیا خاصی رات بیٹھا یا۔ میاں کی صورت دیکھنے چلا یا

ایک نگاہ بھی جلا شدہ کھانا کی دنیا مرشد وقت بیگانگی اصل زائل ہو گئی۔ آخر ایک روز حلیمہ نے چپکے چپکے قمرالزماں کو یہ کہا کہ اب چلنے کا سامان کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بھانڈا پھوٹ جائے یا کھیل بگڑ جائے۔ قمرالزماں نے بازار سے غلام اور خانہ صندوق کرائے بار برداری کا سامان خرید لیا جب کل ضروریات مہیا ہو چکے تو حلیمہ کے مشورے سے عبید کے پاس آیا اور رخصت زبانی چاہا کہ بھائی صاحب اب سفر کرنا ہے۔ بندہ عازم وطن ہے ماشاء اللہ آپ کے الطاف و عنایات عمر بھر یاد رہیں گے خدا گواہ ہے غربت میں اس کا فرما یا۔ ان شاء اللہ آج کل ہوتے ہیں کرتا ہے۔ وہ اشتیاق میں گر کی حسرت سر زدہ ہوا ہوں کہاں جاتے ہیں۔ عبید نے اور بری دل سے کہا۔ اچھا آپ نے یہ کیا کلام ہے بندہ بہر حال آپ کا ہی ہست ہے کیسا قصور کیسی خطا آپ کا قیام باعث برکت ہے گھر میں ایسا بے وزن نہیں ہوں جو آپ کے وارد کی بے شبہ خیر صحبت کو ترجیح دوں خیر اگر یہی ارادہ ہے تو بسم اللہ کیجیے اس دوران شادی خاطر کر کے بھول جائیے گا۔ قمرالزماں نے عرض کیا بھلا یہ کب ہو سکتا ہے آپ جیسے کی چیز نہیں ان شاء اللہ ہر دم یاد آئیں گے۔

چناں چنیں کے بعد قمرالزماں نے گزرتے سو انشرفیاں پیش کیں عبید نے قسم دے کے واپس دیں۔ کچھ روز بعد حلیمہ نے گھر کا تاکا بازار یا سونے کا ایک تار کچھ دن سب آشنا کے حوالے کر دیا۔ ہاں خالی صندوق اور فرش فروش کی چیزیں رہ گئیں ظاہرا مکان جیوں کا تیوں رہا۔ جب چلنے کا ایک روز باقی رہ گیا تو حلیمہ نے قمرالزماں سے کہا کہ شوہر پیارے تمہارے کارن ہندی نے یہ پاپڑ بیلے خاوند کو تم پر تج دیا اب مدد الٰہی تمہارے ہاتھ ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ مجھ کو نے بھنور کے بیچ ڈالو کر دو اور دغا باز ہو میری جان تم نا صاحب کسی طرح نہیں یہ کیا



ستی جیلی کری اٹھائی
جوانات کری بڑی اٹھائی

تمھیں جان سے بڑھ کے چاہتی ہوں مگر تمھارے دل میں یہ خیال ضرور آئے گا کہ جس عورت نے ایسے چاہنے والے خاوند کے ساتھ وفا نہ کی وہ میرا ساتھ کیا نباہے گی۔ یہ بات سچ ہے مگر خوب سمجھ لو کہ میرے شوہر نے ایسے عیش و آرام پر لات ماری عشق کے آگے چاہنے والے خاوند کی پروا نہ کی اس نے جو کچھ کیا سب کے واسطے کیا۔ ابھی مار ڈالی جائے قربان سے ہاتھ دھونا پڑے ایسی جانثار جان باز عاشق پر بدگمان کرو فریب عشق کی رو سے حرام ہے۔ سچ کہتی ہوں اگر جو تمھارے کے بعد رہ گئے تو میں زہر چاٹ کے کھا لوں گی۔ ہمیشہ لونڈی رہوں گی۔ آقا تمھیں یاد رکھوں گی۔ [illegible] ایک بات کا کھٹکا ہے کہ [illegible] آزاد ہو گئی [illegible] ادھر نکل جانے کا اندیشہ ہے جب سے آئی ہوں چپکے چپکے سوچ رہی ہے دیکھو آقا میں آئے ہے تو نکالا بے قصور سزا ہوں گی [illegible] لب گھر میں رہ جاؤں میں رہوں۔ خدا اگر وہ ہو بھی اسے یاد رہے دکھایا تو میرا زہر کھا جاؤں گی۔ [illegible] کر ماما کے بازار دکھانے کے قصد سے باہر نکلے گا تو [illegible] میں رہنا اور جس طرح بن پڑے اس کنیز کو ساتھ رکھنا

الغرض منت و شکایات میں شب تمام ہوئی مگر بجتے ہی قمر الزماں کے سر ہانے پہرہ دار نے پھر کلام [illegible] پہنچے نل منت بار ہو نے لگا تقاضا [illegible] بہر حال ناز تخلیہ ہو گیا سو اری تیار یاں تھیں ادھر حلیمہ نے حبیبہ کو لونڈی بنتے پہنا جلد اور خوب غافل ناز کا تنگیر کا ہاتھ پکڑ کے باہر نکلا مگر بال میں تھا حال پرسی کے بعد کنیز کا طالب ہوا کہ بھائی صاحب آپ کی جان تنہا سفر کرتے ہیں ہمراہ میں ایک عورت ضرور ہونی چاہیے جو قیمت فرمائیے حاضر کروں۔ محبت سب چیز ہے لیا اور بنا لیں۔ کنیز بھی وہ جو جہیز میں ہاتھ لگی۔ حبیبہ حلیمہ کے پاس آیا اور بکنا وہ جھانی کہنے لگا۔ شکر خدا کا آج قمر الزماں اپنے وطن جاتا ہے۔ میں بھی ایک منزل تک مشایعت کروں گا تو اشتیاق کرو وہ حلیمہ پہلے ہی سامان کر چکی تھی۔ ناشتہ کا دور مال حوالہ کیا۔ میاں نے بی بی کا آنچل پکڑ سر لیا اور خط کو لکھ کے کاغذ کی طرف روانہ ہوئے۔ بی بی سوار ہو ئیں دوسری طرف محل لگا کے تخت رواں پر لائیے (لونڈی کو) ردیف بنایا۔ حبیبہ خود سوار کرنے آیا بغلوں میں ہاتھ دے کے تخت رواں پر بٹھایا۔ قمر الزماں نے حبیبہ سے کہا اور لونڈی اُستاد جوہری بھی تیرا آقا ہے دوست بھی کہ ترجمہ نے میاں کے ہاتھ سے ایک گھوڑے پر قمر الزماں دوسرے پر حبیبہ سوار ہوئے جرس بجا قافلہ کوچ کیا ایک منزل تک حبیبہ ہمراہ رہا دوسرے روز حبیبہ قسم دے کے قمر الزماں نے رخصت کیا۔ دونوں گلے مل کے رو ئے۔ حبیبہ جب آنکھوں سے اوجھل ہوا حلیمہ نے قمر الزماں سے کہا کہ خضر کی سنت سمجھا وہ منہ کی پڑے جاؤ گے۔ میں نے ڈھوکہ دیا تمھیں بہانہ بارہ خدہ دیا کہ کم بخت طلاق دے دے مگر مطلب پورا تھوڑا ہوا نکلا چاہا۔ حبیبہ مردود نے گھر پہونچتے ہی اگر مہر لیسہ [illegible] نکل جائے گا ایسا ہو کہ وہ خیر لے سے منزل کرتا یہاں تک پہونچ جائے شاہ بھوپال کا دوست ہے عرق نیچ میں ساتھ دے گا اب وقت گھبرانے کا نہیں قمر الزماں مشتری کا حاجی قران تھا خوب سمجھ گیا مثل تیر کی طرح آئی سیدھی چال چلنے لگا۔

بے تکلیف و رحل و طے منازل میاں قمر الزماں کا قافلہ مع مال و متاع معیت ہمراہ بے وطن کے قریب پہونچے۔ عبدالرزاق کو خط لکھا کہ بندہ مع اہل خیر و العافیت وطن پہونچا مع ملازم مقام [illegible] آج وارد ہوا بفضلہ تعالیٰ اس سیاحت سفر میں خوب نفع کیا پروانہ والد کی خدمت میں سلام اور خاطر پر نیاز گورنے عبدالرزاق اپنے فرزند کی عزت سے مشتاق تھا لینے ہی کو خوش ہوا استقبال کی تیاریاں ہونے لگیں۔ بازار کے تمام سوداگروں نے عبدالرزاق کو تہنیت دی۔ سب مل کے پیشوائی منزل سے آگے تک گئے۔ باپ بیٹے کے گلے میں باہیں ڈال کے خوب رو یا۔ جب دل ساکن ہوا احوال پوچھا کہ یہ تخت رواں کیسا ہے اور اس میں کون ہے صاحبزادے نے عرض کی کہ گھر پہونچ کے حال کہوں گا۔ سب باتیں کر کے خوشیاں مناتے ہوئے خیرات بانٹتے ناچ کی محفل تک آئے۔ بی حلیمہ تخت رواں سے اتریں ساس سسرے کو سلام کیا۔ ساس نے پوچھا بی تم کون ہو کہا میں بھی آپ کی بہو ہوں۔ ساس نے منہ چوم کے دعا دی کہ خدا تمھارا سہاگ کرے۔ جب تمام دن دباب قریب ہے کیا گی، کھانے پینے سے فراغت ہوئی تو عبدالرزاق نے صاحبزادے سے کہا بیٹا اب بتاؤ کہ یہ بی صاحب کون ہیں۔ میں اگلی چھوں سے کیسے ورد ہوا ہوں۔ قمر نے انھیں خرید لیا یا نکاح کیا ہے۔ قمر الزماں نے جواب دیا کہ ابا جان یہ وہی عورت ہے جس نے مجھ آوارہ وطنی پر مجبور کیا وہ آوارہ گرد فقیر آپ کو یاد ہو گا جو غزلاں شب

نوٹس قابل فروخت

کن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵

[illegible]

نوٹس قابل فروخت

کن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵

[illegible]

ماں چا تھا۔ آپ سمجھے تھے کہ میں سو رہا ہوں مگر
میں جاگ رہا تھا۔ سعد اللہ کی کمائی رشن کے ارادہ سے عاشق
ہوا۔ آخر آپ سے ضد کی کہ مجھے سفر کی اجازت دیجئے۔
آپ سے رخصت ہو کے جب شہر پناہ چھوڑ کے قریب
پہنچا تو راہزنوں نے چھاپا مارا مال تجارت غارت ہوا
[illegible] سے تنہا کمک سارا قصہ کہہ سنایا [illegible]
بے سنایا۔ کہنے لگا لاحول ولاقوۃ تم نے بھی غضب
[illegible] مال سے بار لگو جس روز پلٹ کے کوسنی جائے
آبرو سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ بھیا میں صاف صاف
کہتا ہوں کہ ان بی صاحب کا بیٹا گھر میں ٹوٹا تا
ہرگز نہیں ہو سکتا۔ غضب خدا کا جو ایک لونڈیا
بیاں لا کا گھر خالی کرے خاوند کے دیوار پر بول
پھر کسی یار کے ساتھ نکل جائے گی مستی اعتبار نہیں
بیٹا یہ بوڑھا ہونے کو آیا [illegible] پر ایک پھوکری
کسی دلچسپی نیشتی [illegible] میری [illegible] اور داڑھی [illegible]
بیا لگانے گی۔ اور جلدی اسے نکال باہر کر ورنہ
پچھتائے گا۔ بیٹا اگر میری نصیحت پر عمل کرتا [illegible]
[illegible] ہی سے کہ وہ نہیں [illegible] تمہاری صورت نہ
دیکھوں گا۔ بچھیروں میں بیٹھ کر یہ [illegible]
نہیں کر سکتا ہوں نے قریب میں خیلاں کے کان
کاٹے ہوں۔ [illegible] میری آنکھوں میں [illegible]
[illegible] لگا کہ میرے گلے میں [illegible]
[illegible] مجھے [illegible]
[illegible] میاں نے [illegible] نصیحت کا طومار باندھ دیا
آخر قمرالزماں رونے لگا ہاتھ باندھ کے قدموں پر گرا

کر تصدق ہو جائیے آپ جو حکم دیجئے میں اس کی تعمیل کروں
بڑے میاں خوش ہو گئے گلے سے لگایا اور اسی وقت
ایک علیحدہ مکان میں عبید جوہری کا تمام سامان منتقل
کر دیا۔ پھر ابلیس اور ان کی باد [illegible] کنیز سے کہا شوق
بی تم نے بہت برا کیا اب تمہاری یہی سزا ہے کہ قید
تنہائی کی سختی سہو۔ قمرالزماں کی جان جہاں جہاں بھی
بیاں موجود ہے خدا ڈرے جو تمہارا بچاؤ کرنا [illegible]
[illegible] اگر تمہارا شوہر مل گیا تو میں تمہیں انکے سپرد
کر دوں گا ورنہ [illegible] موجود ہے صورت [illegible]
[illegible] اب [illegible] دام اچھا ملے گا [illegible]
[illegible] چودھری [illegible]
[illegible]
[illegible] قمرالزماں کی صورت
[illegible]
[illegible] ہوگا۔
[illegible]
[illegible] ایک لڑکی [illegible]
[illegible]
[illegible] قمرالزماں [illegible]
[illegible] بیاہ [illegible]
[illegible]

صورت پائی ہو کہ گھر روشن ہو جائے گا
بیاں [illegible] کا سامان ہو جائے [illegible]
[illegible] کر دست کرکے [illegible]
[illegible]
تھا۔ جلدی سے قدم [illegible] میں رکھا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بیاری [illegible]
[illegible]
[illegible] ساعت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] رسول وصحابہ رسول

[illegible]
[illegible]

تذکرۃ الصحابیات

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اصول [illegible]

شمیم [illegible] منزل ایجنسی [illegible] لکھنؤ

اجزاء [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نوٹس

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



مدرسۂ جدیدہ

اسکول ماسٹر (مصطفےٰ کمال) :- نئی کتاب کی علامت شاد رہو۔ پرانا سبق بھول جاؤ۔ (ALL) ABROAD

ایران :- آرے آرے۔ من نیز حاضر میشوم۔ لیکن بجائے در تبدیل۔ شصت ملک ریال یک حرف لیتن نمی ارزد۔

کابل :- من ہم :

گروہ قدیم :- درے سو ہم :

تم جیسے دست کاریگر ہو تو کان سنبھال لینا۔ اور اگر بادشاہ مستفسر حال ہو تو کہہ دینا کہ حضور ع مدد خدا ہوا اب آپ ہر جمعہ کو بازار جیسی [illegible] نہ سمجھا کیجے۔ خلق خدا کو آزار نہ پہونچایئے ؎

گر اب کی پھرے شیخ جی کعبہ کے سفر سے
آ جانے پھرے شیخ جی اللہ کے گھر سے

الحاصل درویش [illegible] ازخود رخصت کر گیا [illegible] ہوئے پھر تخت رواں پر [illegible] علیم کو بٹھا کے چلتا رخصت کیا اور کسی [illegible] زگی نے خدا سے دعا مانگی کہ اب [illegible] جو ہوگی تھا [illegible] شہر میں آ [illegible] گئے۔ تمام شہر نے [illegible] کے دن خوشیاں منائیں ہر محلے کے شرفا دولت شاہی پر جمع ہوئے اور عرض کی کہ شاہ [illegible] صیبد پنجم کے ساتھ [illegible] لے گیا اب [illegible] مروت فرمایئے۔ بادشاہ [illegible] ہوا کہ [illegible] تو [illegible] کا طالب ہی نہ ہوا۔ خیر آئندہ سے جمعہ کے روز کوئی بدامنی [illegible] کے مانند حال نہ ہوگی۔

ادھر بادشاہ صیبد حشم و خدم کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ [illegible] ڈاکوؤں نے گھیر لیا [illegible] نقد مال متاع [illegible] غلام سب لے کے بھاگے [illegible] اتفاق سے [illegible] ختم ہو جاتا [illegible] بلا لے۔ باقی آئندہ۔

بیچارے پیرزادہ صاحب پر رحم کرتے جنھوں نے [illegible] اور [illegible] کسپر سی [illegible] فرمایا اور طالب نادان ہوئے۔ اب جانئے [illegible] کسی کی عزت کو وقعت نہیں سمجھتے پھر وقت ابھی [illegible] اے دہلی اب کشمیر کی مقدس [illegible] والی کے سلسلہ میں حاصل ہوئی ہے۔ [illegible] کا لقب دیا تھا۔ پیرزادہ صاحب [illegible] کی عزت کسی [illegible]

منظر دوم (یکے از خادمان سرکاری)



ساقیا لا کہ بہار آئی ہے
لا پیالا کہ بہار آئی ہے
کچھ پروا نہیں۔ ویل کم۔ صاحب ویل کم۔ ویلکم

نام نہیں لیتی۔ انھوں نے [illegible] کہ بندے کی آبرو [illegible] جہاں [illegible] ایک عدد [illegible] کا پیسہ [illegible] انصاف کی عدالت سے [illegible] کو [illegible] گیا۔ [illegible] کسپر سی کا وکیل [illegible] تھا اس نے ایک پیسہ [illegible] کے عوض ایک پرچہ [illegible] کہ یا حضرت ایک پیسہ کے پیچھے [illegible] واپس کیجیے [illegible]

لڑا کے اور ایک فارورڈنگ کی رسید لکھ دی۔ دیکھا آپ نے چکلوائی ہے پیسے کی عزت۔ [illegible] کی زبانی تجویز بھی یہاں ہو چکی [illegible] ایک [illegible] فرماتے ہیں کہ جو کسی کی عزت کا مالک ہی نہیں ہوتا [illegible] نقصان پہنچے نقصان [illegible] سے متعلق ہے [illegible] علاوہ نہیں رکھتا۔

ہمارے نزدیک تجویز [illegible] کے خلاف ہے کیا معنی کہ پھر ایک پیسہ [illegible] صاحب نے [illegible] کی قیمت پر [illegible] دوسری دلیل [illegible] کسی شخص کی عزت [illegible] ذلیل [illegible] کل اگر [illegible] کسی کو [illegible] خطاب عنایت فرمایا [illegible] ہے جو عزت میں شک کرے؟

ایسے [illegible] کی قدر و حرمت اگر [illegible] ہندوستانی [illegible] کی خوشامد [illegible] رئیس [illegible] کی حضوری میسر آ جائے تو ہم [illegible]

غضب ہے [illegible] ذلیل [illegible] اس کے دام ایک پیسہ لگاتی ہے [illegible] ؟ عجب نہیں کہ اس فیصلے کے خلاف [illegible] کی جانب سے [illegible] احتجاج [illegible] ان کے [illegible] قدم سے ان کی مدد کریں۔

سپرون سون

دشوار ہے [illegible] کہ ایک [illegible] فطرت کا [illegible] کے ساتھ [illegible] ہو گیا [illegible] صاحب [illegible] وقت بھی آ گیا کہ [illegible]

مولانا پنچ کی نوٹ بک

مستم بالشان عزت ہوا

[illegible] کرنے کے بہانہ [illegible] شیخ جی لے گئے [illegible] کا شہرہ تھا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ [illegible] جاری رہی [illegible] لیکن [illegible] آج تک [illegible] ہے۔ خدا

عجیب رہ گیا ہوں [illegible] کی کئی کئی کئی۔

بزرگ کہتے ہیں کہ تمیز اور فرق کا پیدا ہونا [illegible] [illegible] ایک مکان اور دم کا جھگڑا [illegible] [illegible]

[illegible]

یار کسی کو بھی نہ رکھ سلسلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

وضع کی گئی تھیں۔ [illegible]

[illegible]

سیاسی لنگوٹے بازی

ایک شہری کانگرسی بزرگ تحریر فرماتے ہیں:-

[illegible]

[illegible]

جس کی [illegible] ہوئے اُس [illegible]

[illegible]

[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ خوابِ گرونگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی ہوئی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا آنکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت آسان ہے تمام کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا اور ایک معمولی باجہ یا ہارمونیم سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر شاہکار سرلپنانہ بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ماحصل اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ نازہمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپے۔

محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ